WWW.PILDAT.ORG

پالیسی بریف

2013 کے عام انتخابات

کے بعد پاکستان میں انتخابی اصلاحات کا ایجنڈا

جولائی 2013

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

WWW.PILDAT.ORG

پالیسی بریف

2013 کے عام انتخابات
کے بعد پاکستان میں انتخابی اصلاحات کا ایجنڈا

جولائی 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: جولائی 2013

آئی ایس بی این 978-969-558-352-4

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تعاون

EMBASSY OF DENMARK
DANIDA | INTERNATIONAL DEVELOPMENT COOPERATION

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔پلڈاٹ

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ

تعارف

نظر ثانی شدہ انتخابی اصلاحات 09

۱۔ انتخابات کے دوران صدر اور صوبائی گورنروں کے کردار کو محدود کیا جانا 09

۲۔ الیکشن کمیشن کو انتخابات پر حکومتی اثر و رسوخ کو کنٹرول کرنے والے قوانین پر سخت عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہیئے 09

۳۔ الیکشن کمیشن کو الیکشن ڈیوٹی کے لئے ملنے والے عملے اور پولنگ سٹاف پر کنٹرول، انصرام اور نظم وضبط کا اختیار ملنا چاہیئے 10

۴۔ پولنگ کے عملے کی آزادی کو یقینی بنایا جائے 10

۵۔ ریٹرننگ افسران اور پولنگ سٹاف کی تربیت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے 10

۶۔ سیاسی جماعتوں کے مقرر کردہ پولنگ ایجنٹس کی تربیت 11

۷۔ الیکشن کمیشن کو انتخابی مہم کے دوران سیاسی جماعتوں کی جانب سے اخراجات کی نگرانی اور کنٹرول کا نظام وضع کرنا چاہیئے 11

۸۔ پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ اور انہیں مستقل حیثیت دینا 11

۹۔ جعلی ووٹنگ کو روکنے کے لئے انگوٹھے کے نشان کا استعمال 12

۱۰۔ ووٹ ڈالنے سے قبل نشان انگوٹھے کی مدد سے صحیح ووٹر کی تصدیق 12

۱۱۔ پولنگ سٹیشن سے انتخابی نتائج کو موصول ہوتے ہی الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ویب سائٹ پر شائع کر دیا جائے 12

۱۲۔ انتخابی ضابطہ اخلاق پر مکمل عملدرآمد اور اسے قانونی تحفظ دینا 13

۱۳۔ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کی اہلیت 13

۱۴۔ مشاورت اور بات چیت 14

۱۵۔ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کا استعمال 14

۱۶۔ الیکشن ٹریبونل، انتخابی عذرداریوں کا قانون میں طے شدہ مدت یعنی 4 ماہ میں فیصلہ کریں 14

۱۷۔ عدلیہ کے علاوہ بھی ریٹرننگ افسران کی تعیناتی 15

۱۸۔ نگران حکومتوں کی تقرری کے نظام پر نظر ثانی ہونی چاہیئے 15

۱۹۔ سمندر پار پاکستانیوں کے ووٹ کا نظام 15

۲۰۔ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی پڑتال کے مدت میں اضافہ 15

۲۱۔ آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 پر عملدرآمد میں بہتری 16

پیش لفظ

اگرچہ پاکستان میں مئی 2013 کے عام انتخابات سے قبل مطلوب انتخابی اصلاحات پر عملدرآمد کے لئے ہر ممکن کوششیں کی گئیں، تاہم پولنگ کے دن انتخابی عمل کا غیر تسلی بخش انعقاد بالخصوص اور مجموعی انتخابی معاملات بالعموم اس امر کے متقاضی ہیں کہ پاکستان میں انتخابی اصلاحات کے حوالے سے کچھ مزید اقدامات کئے جائیں۔

پلڈاٹ، جو گزشتہ ایک دہائی سے پاکستان میں انتخابی عمل میں اہم اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتا رہا ہے، کی رائے ہے کہ پاکستان کی نئی حکومت، پارلیمان اور الیکشن کمیشن کو ان اصلاحات کا از سرنو جائزہ لینا چاہیے جس کی مدد سے ایسا نظام وضع کیا جائے جو خامیوں سے پاک ہوتا کہ ہر انتخاب میں تمام حصہ لینے والوں کو یکساں مواقع میسر آسکیں۔ مطلوبہ اصلاحات کا عمل فوری طور پر شروع کیا جانا چاہئے کیونکہ حالیہ انتخابات کے دوران سیکھے گئے سبق ہمارے ذہنوں میں ابھی تازہ ہیں۔

اس پالیسی بریف میں پلڈاٹ نے پاکستان میں ہونے والے 10 عام انتخابات، جن میں سے تازہ ترین 11 مئی 2013 کے عام انتخابات ہیں، کے تجربات کی روشنی میں درکار اصلاحات کی تجاویز کو مرتب کیا ہے۔

اظہار تشکر

ہم مشاورت اور تعاون کے لئے، انتخابی عمل پر شہریوں کے گروپ سیٹزن گروپ آن الیکٹرول پروسیس (CGEP) کے ارکان کے شکر گزار ہیں۔ اس پیپر میں ان کی معاونت سے استفادہ کیا گیا ہے۔

یہ پالیسی بریف سپورٹنگ مونیٹرنگ آف ڈیموکریسی، الیکٹرول ریفارمز اور ڈیویلپمنٹ آف یوتھ ان پاکستان کے منصوبے کے تحت پلڈاٹ نے تیار کیا ہے جس کو DANIDA حکومت ڈنمارک کا تعاون حاصل ہے۔ ہم ان کے تعاون پر ان کے شکر گزار ہیں۔

اظہار لاتعلقی

اس پیپر کے مندرجات کی درستگی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن سعی کی گئی ہے۔ لہذا، کوئی بھی غلطی ہوئی ہو تو یہ غیر دانستہ تصور کی جائے گی۔

اسلام آباد
جولائی 2013

تعارف

منتخب حکومت، پارلیمان اور الیکشن کمیشن آف پاکستان نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اہم انتخابی اصلاحات پر عملدرآمد کے حوالے سے خاصا کام کیا ہے۔ ہونے والی چند اہم انتخابی اصلاحات یہ ہیں: الیکشن کمیشن کے کل وقتی ارکان؛ چیف الیکشن کمیشن اور الیکشن کمیشن کے ارکان کے تقرر کا دوطرفہ عمل؛ ووٹروں کی رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے کے لئے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو لازمی قرار دینا؛ نادرا ڈیٹا بیس کے ذریعے ووٹروں کی تصاویر والی انتخابی فہرستوں کی تیاری؛ حلقہ انتخاب کے نگرانوں کا نظام؛ انتخابی اخراجات کی نگرانی کا زیادہ مربوط نظام اور دوطرفہ عمل کے ذریعے عام انتخابات کے لئے غیر جانبدار نگران حکومتوں کا قیام وغیرہ۔

یہ اصلاحات آئینی ترامیم، پارلیمان کے قوانین اور الیکشن کمیشن کے اقدامات کے ذریعے عمل میں لائی گئیں۔ یہ ہر لحاظ سے متاثر کن عمل ہے۔

تاہم، ابھی تک ایسے شعبے باقی ہیں جن میں مزید اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ان میں کچھ تو وہ تجاویز ہیں جن پر قبل از انتخابات عملدرآمد نہیں ہوسکا اور چند ایک وہ معاملات ہیں جو پاکستان کے دسویں عام انتخابات والے دن موثر انتظامات نہ ہونے کے نتیجے میں سامنے آئے۔

اس پیپر میں پاکستان میں انتخابی اصلاحات کے نظرثانی شدہ ایجنڈے کا خاکہ دیا جارہا ہے۔ اصلاحات کے لئے ایک مستحکم سیاسی عزم نیز شہریوں اور میڈیا کے تعاون سے ان متوازن انتخابی اصلاحات پر کام کیا جاسکتا ہے جو تمام فریقین کے لئے یکساں مواقع فراہم کریں اور پاکستان میں آزاد، شفاف اور قابل اعتماد انتخابات کو ممکن بنائیں۔

نظرثانی شدہ انتخابی اصلاحات

2013 کے عام انتخابات کی روشنی میں پاکستان میں انتخابی اصلاحات کے لئے پلڈاٹ کی جانب سے تیار کردہ تجاویز ذیل میں دی جا رہی ہیں۔ یہ تجاویز کسی خاص ترتیب سے نہیں دی جا رہیں' لہٰذا ان کی ترتیب' ترجیح یا فوقیت کے حساب سے شمار نہ کی جائے۔

انتخابات کے دوران صدا اور صوبائی گورنروں کے کردار کو محدود کیا جانا

پارلیمانی روایات کے مطابق صدر یا گورنر کو عوامی بیان' تقریر یا جلسے کے دوران سراً یا علانیاً کسی سیاسی جماعت یا گروپ کی حمایت نہیں کرنی چاہیے۔ صدر یا گورنروں کو نظریاتی' عقیدے یا لسانی یا فرقے کی بنیادوں پر کسی لابی یا گروپ کی جانب جھکاؤ ظاہر نہیں کرنا چاہیے اور نہ ان کی حمایت ہی کرنی چاہیے۔ چونکہ صدر اور گورنر کے عہدے ریاست کے اتحاد کی علامت ہوتے ہیں لہٰذا ان عہدیداروں کو کبھی بھی جانبدار نہیں ہونا چاہئے۔ لاہور ہائی کورٹ نے آئینی درخواست نمبر 19561/2009 پر اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے کہ صدر پاکستان جانبدار نہیں ہو سکتا لہٰذا اس اصول پر صدر آصف علی زرداری سے دونوں عہدوں یعنی صدر پاکستان اور پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین میں سے ایک عہدہ چھوڑنے کے لئے کہا۔ اس فیصلے کے بعد اور جب عدالت عالیہ نے یہ عندیہ دیا کہ وہ صدر کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کر سکتی ہے' صدر زرداری نے پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین کا عہدہ چھوڑ دیا۔ 2008 سے 2013 کے دوران تقریباً تمام گورنروں کی واضح سیاسی وابستگی تھی۔ ان میں سے کچھ گورنروں نے اپنی جماعت کے مفاد کے لئے اپنے عہدے اور سرکاری وسائل کا استعمال کیا مثلاً گورنر ہاؤس میں پارٹی کے اجلاس طلب کرنا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان عام طور پر اس قسم کی سرگرمیوں کا اس وقت زیادہ سختی سے نوٹس لیتا ہے جب عام انتخابات کی تاریخ کا اعلان ہو جائے اور ضابطہ اخلاق فعال ہو جائے لیکن انتخابات کی تاریخ کا اعلان ہونے سے قبل صدر اور گورنروں کی جانب سے اس قسم کی سرگرمیوں اور سرکاری وسائل کے استعمال کو روکنے کے لئے کوئی قانونی طریقہ نہیں ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے 12 مئی 2011 کے فیصلے کی روح کے مطابق صدر اور صوبائی گورنروں کے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر پابندی کے حوالے سے انتخابی قوانین سمیت دیگر قوانین میں ترمیم کی جائے۔ اس ضمن میں چند تجاویز درج ذیل ہیں:

i) صدر اور گورنر کسی سیاسی جماعت کے فائدے کے لئے یا سیاسی جماعت کی جانب سے منعقد کئے جانے والے کسی جلسے' ریلی یا اجتماع میں شرکت نہ کریں۔

ii) ضمنی الیکشن کے دوران وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ اور عام انتخابات کے دوران نگران وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ پر عائد پابندیوں کا اطلاق صدر اور گورنروں پر بھی ہونا چاہئے۔

iii) صدر اور گورنروں کو کسی حلقہ انتخاب یا علاقے کے لئے قومی اسمبلی/ صوبائی اسمبلی کی مدت کے طے شدہ خاتمے یا قومی اسمبلی/ صوبائی اسمبلی کی تحلیل' جو بھی پہلے واقع ہو' کے چھ ماہ قبل کے عرصے کے دوران سرکاری خزانے سے کوئی خصوصی یا ترجیحی پیکج یا پروگرام کا وعدہ یا اعلان نہیں کرنا چاہئے۔

الیکشن کمیشن کو انتخابات پر حکومتی اثر و رسوخ کو کنٹرول کرنے والے قوانین پر سخت عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہیئے

جیسا کہ 2013 کے عام انتخابات سے پچھلے ایک سال کے دوران حکومتوں کے اقدامات سے ظاہر ہے کہ وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں

نے اپنی اپنی گزشتہ چار سالہ کارکردگی کی تشہیر کے لئے خطیر رقوم خرچ کی تھیں۔ خدشہ ہے کہ اشتہاری ایجنسیوں اور ٹی وی اور اخبارات کی ملکیت رکھنے والے چند میڈیا گروپوں کو خطیر رقوم کی ادائیگی بطور ایڈوانس کی گئی تا کہ وہ حکومتوں کے خاتمے کے بعد انتخابی عمل کے دوران ان کے حق میں پروگرام نشر و شائع کرسکیں۔ لہذا یہ بات اہم ہے کہ عام انتخابات سے قبل حکومتوں کے آخری سال کے دوران الیکشن مہم پر سرکاری خزانے کے غلط استعمال کو روکنے اور الیکشن مہم کی جانبدارانہ تشہیر پر عوامی خزانے کے استعمال کو روکنے کے انتظامات کئے جائیں۔

الیکشن کمیشن کو الیکشن ڈیوٹی کے لئے ملنے والے عملے اور پولنگ سٹاف پر کنٹرول، انصرام اور نظم و ضبط کا اختیار ملنا چاہئے

الیکشن کمیشن کو الیکشن ڈیوٹی دینے والے عملے پر براہ راست اور مکمل کنٹرول اور اختیار حاصل ہونا چاہئے جس میں ان کی کارکردگی رپورٹ تحریر کرنا اور قواعد کی خلاف ورزی پر کارروائی کا اختیار شامل ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 13ویں قومی اسمبلی (2008-2013) کی مدت مکمل ہونے سے فوری قبل، عوامی نمائندگی کے قانون میں ترامیم تجویز کی تھیں تاہم ان ترامیم پر موثر کارروائی نہ ہوسکی اور نہ اسمبلی نے انہیں منظور ہی کیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تجاویز کو 14ویں قومی اسمبلی میں پیش کرکے الیکشن کمیشن کو الیکشن ڈیوٹی سرانجام دینے والے عملے کے حوالے سے اختیار دینے کے لئے ان پر بحث کی جائے اور انہیں منظور کیا جائے۔

پولنگ کے عملے کی آزادی کو یقینی بنایا جائے

پولنگ کا عملہ غالباً پولنگ کی زنجیر کی سب سے کمزور کڑی ہے۔ زیادہ تر عملہ رخصت ہونے والی صوبائی حکومتوں کی سفارش پر سرکاری محکموں سے لیا جاتا ہے۔ پولنگ کا بیشتر عملہ صوبائی محکمہ تعلیم سے لیا جاتا ہے جیسے اساتذہ۔ سالہا سال سے ان محکموں میں بھرتیاں مقامی سیاستدانوں کے اثر و رسوخ کے زیر اثر ہوتی رہی ہیں جو الیکشن کے دوران اس کا صلہ چاہتے ہیں۔ ایسا معاملہ عام طور پر جانے والی ان حکومتوں کے ساتھ ہوتا ہے جن کی واپسی کا زیادہ امکان ہوتا ہے جیسا کہ حال ہی میں سندھ (شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں) اور پنجاب کے صوبوں میں ہوا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے زیادہ مستحکم نگرانی اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے پولنگ سٹاف کے خلاف مثالی انضباطی کارروائی کے ذریعے ہی موثر نمونہ پیش کیا جاسکے گا۔ یہ بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ کم از کم درکار ضرورت کے تحت ایک ڈویژن (کراچی جیسے بڑے شہر کے معاملے میں جو کئی اضلاع پر مشتمل ہے) یا ضلع (چھوٹے شہروں کی صورت میں) سے تعلق رکھنے والے عملے کو کسی دوسرے ڈویژن یا ضلع میں تعینات کیا جائے تا کہ وہ مقامی طاقتور اثر و رسوخ سے آزاد ہو کر فرائض سرانجام دے سکے۔ اس سے اخراجات میں یقیناً اضافہ ہوگا۔ اس سے خواتین عملے کی مشکلات میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے تاہم غیر معمولی معاملات کو غیر معمولی انداز سے نمٹا جاسکتا ہے۔

ریٹرننگ افسران اور پولنگ سٹاف کی تربیت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے

الیکشن ڈیوٹی کے لئے ریٹرننگ افسران اور پولنگ سٹاف کو تربیت یا تو بہت کم یا بالکل نہیں دی جاتی۔ ایک ہینڈ آؤٹ کی تقسیم کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح انتخابی عمل میں خصوصاً پولنگ والے دن سنگین بے ضابطگیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ریٹرننگ افسران اور پولنگ سٹاف کو زیادہ مربوط اور منظم تربیت دی جائے اور یہ کہ پولنگ کے تمام عملے کو تربیت دینے کی غرض سے تربیت کے اس عمل کو مناسب وقت پر شروع کیا جائے۔

سیاسی جماعتوں کے مقرر کردہ پولنگ ایجنٹس کی تربیت

امیدواروں کے پولنگ ایجنٹ اس امر کو یقینی بنانے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں کہ انتخابی قوانین کی پابندی ہو، انتخابات کی شفافیت کو برقرار رکھا جائے اور کوئی جعلی ووٹ نہ ڈالا جائے۔ بدقسمتی سے بہت کم امیدواران ہر پولنگ بوتھ پر پولنگ ایجنٹ بھیجنے کے قابل ہوتے ہیں اور جن لوگوں کو پولنگ ایجنٹ مقرر کیا جاتا ہے وہ بھی انتخابی عمل اور قوانین سے مکمل واقفیت نہیں رکھتے۔ انہیں اپنی ذمہ داریوں اور حقوق کا پتہ نہیں ہوتا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو سیاسی جماعتوں کے اشتراک سے پولنگ ایجنٹس کے تربیتی کورس منعقد کرنے چاہئیں اور سیاسی جماعتوں کو ان حلقوں کے لئے جن میں ان کے امیدوار انتخاب لڑ رہے ہوتے ہیں کافی تعداد میں پولنگ ایجنٹ مقرر کرنے چاہئیں۔

الیکشن کمیشن کو انتخابی مہم کے دوران سیاسی جماعتوں کی جانب سے اخراجات کی نگرانی اور کنٹرول کا نظام وضع کرنا چاہیے

2013 کے انتخابات میں پاکستان سیاسی ثقافت میں نئے رجحانات دیکھنے میں آئے۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے انتخابی مہم پر بہت وسائل اور سرمایہ خرچ کیا گیا۔ ان میں سے زیادہ تر اخراجات سیاسی جماعتوں نے کئے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ انفرادی امیدواروں کے انتخابی اخراجات کی حد تو مقرر ہے لیکن سیاسی جماعتوں کے صوبائی یا قومی سطح پر اخراجات (جو کسی ایک حلقے تک محدود نہ ہوں) کی کوئی حد نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سیاسی جماعتوں کی جانب سے کمرشل میڈیا کے ذریعے اس طرح کے اخراجات کی حد مقرر کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔

سپریم کورٹ آف پاکستان نے میڈیا سے متعلق بدعنوانی کی تحقیق اور عام انتخابات 2013 کے لئے میڈیا کو آزاد اور غیر جانبدار بنانے کے عمل کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات تجویز کرنے کی غرض سے ایک میڈیا کمیشن تشکیل دیا تھا۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں سیاسی جماعتوں کے اخراجات کی نگرانی کے حوالے سے ایک نظام وضع کرنے کی تجویز دی تھی۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں الیکشن کمیشن کو اس تجویز پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت کی تھی لیکن الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 2013 کے عام انتخابات سے قبل اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔ لہذا ایسی کوئی شہادت نہیں ہے کہ تمام جماعتوں اور امیدواروں کو یکساں مواقع میسر آئے کیونکہ اشتہاری مہموں پر ہونے والے اخراجات نامعلوم ہیں۔

پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ اور انہیں مستقل حیثیت دینا

تجویز کیا جاتا ہے کہ ووٹروں کی سہولت کے پیش نظر اور امیدواروں کی جانب سے ووٹروں کو سواری کی سہولت کی فراہمی کے ذریعے ان کی رائے پر اثر انداز ہونے کے عمل کی حوصلہ شکنی کی غرض سے پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ جہاں تک ممکن ہو پولنگ سٹیشن آبادی سے مناسب فاصلے (زیادہ سے زیادہ 2 کلومیٹر) کے اندر ہونا چاہئے۔ متعدد شکایات تھیں کہ 2013 کے عام انتخابات میں پولنگ سٹیشن موزوں عمارتوں میں نہیں بنائے گئے تھے۔ ان میں سے کچھ بہت چھوٹے تھے یا ان میں بنیادی سہولتوں کی کمی تھی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو، پورے ملک میں مستقل پولنگ سٹیشنوں کا قیام عمل میں لائے۔ پولنگ سٹیشنوں کی فہرست کا انتخاب کے دن سے 45 دن قبل اعلان کیا جائے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کچھ حلقوں میں پولنگ سے 24 گھنٹے قبل ووٹروں کی اطلاع کے بغیر اپنے طور پر پولنگ سکیموں میں ردوبدل کر دیا۔ اس سے پولنگ کے دن، بہت گڑبڑ ہوئی۔

پولنگ سکیم میں آخری وقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہیے۔ موجودہ قوانین میں اس کا اہتمام موجود ہے تاہم الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اس پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہیے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان 2010-2014 میں دسمبر 2010 کی ڈیڈلائن کے ساتھ نئی عمارتوں کو بطور قابل رسائی پولنگ سٹیشن بنانے کا مقصد طے کیا تھا اور مارچ 2013 میں اس پر پیش رفت 95 فی صد تھی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے عوامی مشاورت کے ساتھ جون 2011 تک پورے ملک میں مستقل پولنگ سٹیشنوں کے قیام کا ارادہ بھی کیا تھا اور اس پر مارچ 2013 کی پیش رفت 30 فی صد رہی تھی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ووٹروں کی سہولت کے پیش نظر خواتین ووٹروں کے لئے مخصوص پولنگ سٹیشنوں سمیت تمام پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں دسمبر 2012 تک بتدریج اضافے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان ان میں سے کئی وعدے ایفا کرنے میں پورا نہیں اتر سکا ہے۔

جعلی ووٹنگ کو روکنے کے لئے انگوٹھے کے نشان کا استعمال

موجودہ طریق کار کے مطابق، پولنگ افسر ووٹ ڈالنے سے قبل بیلٹ پیپر کے ایک حصے پر ووٹروں کے انگوٹھے کے نشان کو یقینی بناتا ہے۔ 2013 کے عام انتخابات میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے انتخابی فہرست کی نقل پر بھی ووٹر کا نشان انگوٹھا لینے کا اہتمام کیا تھا۔ اس کے باوجود پورے ملک سے جعلی ووٹوں کی شکایات سامنے آئیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو چاہیے کہ وہ بطور ٹیسٹ کیس چند پولنگ سٹیشنوں کا انتخاب کر کے انگوٹھے کے نشانات کی تصدیق کرے، قوانین میں ترمیم کے ذریعے اس بات کو بھی لازمی قرار دیا جائے کہ ہر حلقہ انتخاب سے بیلٹ پیپر کے چند کاؤنٹر فائل کو منتخب کر کے نادرا کے ڈیٹا بنک یا قومی شناختی کارڈ سے ان کی تصدیق کی جائے کہ آیا جعلی ووٹ تو نہیں ڈالے گئے۔ نادرا کی نشان انگوٹھے والی ڈیٹا بیس سے بھی اس شخص کے نشان انگوٹھے کی تصدیق ہو سکتی ہے جس نے جعلی ووٹ ڈالا ہو۔ ان انتظامات کا موجودہ ٹیکنالوجی کی مدد سے بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ اگر لوگوں کو یہ پتہ ہو کہ انتخاب کے بعد اس طرح کی کارروائی عمل میں آئے گی تو اس سے جعلی ووٹوں کی روک تھام میں مدد ملے گی۔

ووٹ ڈالنے سے قبل نشان انگوٹھے کی مدد سے صحیح ووٹر کی تصدیق

پاکستان کا شمار ان چند ممالک میں ہوتا ہے جہاں بالغ آبادی کے 90 فی صد اور رجسٹرڈ ووٹروں کے 100 فی صد افراد کے نشان انگوٹھے نادرا کے ڈیٹا بنک میں محفوظ ہیں۔ ٹیکنالوجی کی موجودہ سہولت سے یہ ممکن ہونا چاہیے کہ ووٹ ڈالنے سے قبل صحیح ووٹر کی شناخت کی جا سکے۔ 2013 کے عام انتخابات کے تجربے کی روشنی میں اور ان بے شمار الزامات کے بعد کہ کچھ مسلح گروپ انتخابی عملے کو ڈرا دھمکا کر یا ان کی ملی بھگت سے جعلی نشان انگوٹھے کے ذریعے جعلی ووٹ ڈالنے میں کامیاب رہے، یہ بات اہم ہے کہ ووٹ ڈالنے سے قبل صحیح ووٹر کی شناخت کی جائے۔

پولنگ سٹیشن سے انتخابی نتائج کو موصول ہوتے ہی الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ویب سائٹ پر شائع کر دیا جائے

موجودہ انتخابی عمل کا ایک کمزور پہلو یہ ہے کہ پولنگ سٹیشن پر پریذائیڈنگ افسران کے تیار کردہ رزلٹ میں ریٹرننگ افسران کی جانب سے حلقہ انتخاب کی سطح پر رزلٹ مرتب کرنے سے قبل تبدیلی یا جعلسازی کی جا سکتی ہے۔ اس بات کی اکثر شکایت کی جاتی ہے کہ راتوں رات نتائج بدل جاتے ہیں۔ شفافیت کے فروغ اور گنتی کے عمل کی ساکھ کو بہتر بنانے کی غرض سے

تجویز کیا جاتا ہے کہ ہر پولنگ سٹیشن پر تیار ہونے والے رزلٹ کو موصول ہوتے ہی الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ویب سائٹ پر شائع کر دیا جائے۔ اس طرح کے بتدریج نتائج سے انتخابی نتائج کی ساکھ بالخصوص اور انتخابی عمل کی ساکھ بالعموم بہتر ہوگی۔

انتخابی ضابطہ اخلاق پر مکمل عملدرآمد اور اسے قانونی تحفظ دینا

اگرچہ 2013 کے عام انتخابات سے قبل ایک ضابطہ اخلاق کا اعلان کیا گیا تھا تاہم بہت سے امیدواروں، سیاسی جماعتوں اور انتخابی مبصرین نے شکایت کی کہ ضابطہ اخلاق پر مکمل عملدرآمد نہیں ہوا۔ ضابطہ اخلاق پر مکمل عملدرآمد نہ ہونا ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی اور اس کے نتیجے میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اختیارات کی کمزوری پر منتج ہوتا ہے۔

تجویز کیا جاتا ہے کہ ضابطہ اخلاق کے تمام پہلوؤں کو انتخابی قوانین کا حصہ بنا دیا جائے جس میں اس کی خلاف ورزی کی سزائیں بھی شامل ہوں اور ضابطہ اخلاق کو سیاسی جماعتوں کے باہمی اتفاق رائے پر چھوڑ دیا جائے۔ یہ ضابطہ اخلاق، انتخابی قوانین کی تصریحات پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ضابطہ اخلاق کو قانونی تحفظ دینے کی غرض سے عوامی نمائندگی کے قانون میں ایک ترمیم تجویز کی تھی لیکن گزشتہ 13 ویں قومی اسمبلی اس ترمیم پر غور کر کے اسے منظور نہ کر سکی۔ موجودہ پارلیمان اس پر غور کر سکتی ہے اور اسے منظور کر سکتی ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان 2010-2014 میں سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لئے ضابطہ اخلاق کے استحکام کا ارادہ ظاہر کیا تھا اور اس کے لئے جون 2011 کی ڈیڈ لائن دی تھی۔

چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کی اہلیت

اس وقت آئین کے مطابق، چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کے لئے عدالتی پس منظر ضروری ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کے لئے ضروری ہے کہ وہ سپریم کورٹ کا موجودہ یا ریٹائرڈ جج ہو یا ہائی کورٹ کا ایسا سابق جج ہو جو سپریم کورٹ کا جج مقرر ہونے کا اہل ہو جبکہ الیکشن کمیشن کے ارکان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہائی کورٹ کے سابق جج ہوں۔ چونکہ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کے فرائض بنیادی طور پر انتظامی نوعیت کے ہیں لہذا چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کی اہلیت میں تبدیلی کے ذریعے ایسے افراد کو بھی شامل کیا جائے جنہیں انتظامی تجربہ ہو اور جن کا عدالتی پس منظر ضروری نہ ہو۔ اس حوالے سے درج ذیل تبدیلیوں کی تجویز دی جاتی ہے:

i) **چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کے لئے ضروری نہ ہو کہ وہ عدلیہ سے ہوں:** ضروری نہیں کہ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان عدلیہ سے لئے جائیں۔ اس کے لئے آئین میں ترمیم درکار ہے۔ اس تجویز کی منظوری کے بعد متعلقہ دفعات بیشتر ممالک میں رائج پریکٹس کے مطابق ہو جائیں گی جن میں بھارت، بنگلہ دیش اور سری لنکا شامل ہیں۔ پلڈاٹ کی رائے ہے کہ کوئی وجہ نہیں کہ ان عہدوں پر تعیناتی کے لئے عدالتی پس منظر کے افراد ہی اہل ہوں۔

ii) **ریٹائرڈ ججوں کو ریٹائرمنٹ کے بعد براہ راست الیکشن کمشنر تعینات نہیں کیا جانا چاہیئے:** کسی جج کو سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ سے ریٹائرمنٹ کے تین سال سے قبل چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان مقرر نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اس تجویز پر عملدرآمد کے لئے آئین کے آرٹیکل 207(2) میں ترمیم درکار ہے۔

چونکہ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کا تقرر پہلے ہی دوطرفہ

مشاورت کے بعد کیا جا چکا ہے' لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا مجوزہ تبدیلی کو الیکشن کمیشن میں آئندہ خالی ہونے والے اسامیوں پر تقرری کے لئے اختیار کیا جاسکتا ہے۔

مشاورت اور بات چیت

پاکستان میں الیکشن کمیشن اور سیاسی جماعتوں کے مابین مشاورت نہ ہونے کے برابر ہے۔ انتخابی عمل میں بامعنی اصلاحات کے لئے ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان' سیاسی جماعتوں' میڈیا اور سول سوسائٹی کے ساتھ جامع مذاکرات کرے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی آزادی کی ضمانت کا انحصار بڑی حد تک اس کے سیاسی جماعتوں' میڈیا اور سول سوسائٹی کے ساتھ اعتماد اور ساکھ پر منحصر ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان 2010-2014 میں سیاسی جماعتوں اور عوام الناس کے ساتھ اپنے روابط کو وسعت دینے کے مقاصد طے کئے تھے تاکہ انتخابی عمل کی ساکھ کو بہتر بنایا جاسکے اور قومی' صوبائی اور ضلعی سطحوں پر باقاعدہ مشاورت کرنے کا بھی عندیہ دیا تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے دسمبر 2014 کی ڈیڈلائن دی گئی ہے۔

الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کا استعمال

گنتی کے عمل کو غلطیوں سے پاک اور موثر بنانے کے لئے بھارت میں تمام پولنگ سٹیشنوں پر تجربہ شدہ مشینیں یا پھر اس سے بھی جدید ٹیکنالوجی کی حامل مشینیں پاکستان میں بھی استعمال کی جائیں۔ حالیہ انتخابات میں گنتی کے عمل میں کئی شکایات سامنے آئیں۔ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے استعمال سے نتائج مرتب کرنے کے دوران جعلسازی اور انسانی غلطی کے امکان کو کم کیا جاسکتا ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے پہلے ہی اس موضوع پر سیاسی جماعتوں سے مشاورت کی ہے اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے اختیار کرنے کے حوالے سے سیاسی جماعتوں میں وسیع تر اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے متعدد کمپنیوں کی جانب سے نمونے کی مشینوں کا جائزہ لیا ہے جن میں سے کچھ میں تو استعمال کرنے والے کی تصویر تک لینے جیسی جدید سہولت بھی موجود ہے۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان ضمنی انتخابات میں ان مشینوں کا استعمال شروع کر دے تاکہ آئندہ عام انتخابات' جو اگست 2018 میں متوقع ہیں' میں ان کا مکمل استعمال عمل میں لایا جاسکے۔

الیکشن ٹریبونل' انتخابی عذرداریوں کا قانون میں طے شدہ مدت یعنی 4 ماہ میں فیصلہ کریں

عوامی نمائندگی کے قانون 1976 کی دفعہ 67(1A) کے مطابق' الیکشن ٹریبونل کے لئے لازم ہے کہ وہ روزانہ سماعت کے ذریعے انتخابی عذرداریوں کو 4 ماہ کے اندر نمٹائیں۔ تاہم حقیقت میں ایسا شاذ ہی ہوتا ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو چاہئے کہ ایک نظام وضع کرے اور کافی تعداد میں ججوں پر مشتمل موزوں تعداد میں ٹریبونلز قائم کرے تاکہ قانون کے تقاضے پورے ہوسکیں۔ ایسا اسی وقت ہوسکتا ہے جب کافی تعداد میں ججوں پر الیکشن ٹریبونلز کی ذمہ داری سونپی جائے تاکہ وہ صرف انتخابی عذرداریوں کی سماعت کریں اور اس دوران دوسری کوئی ذمہ داری انہیں نہ دی جائے۔ الیکشن ٹریبونل اس چار ماہ کے عرصے میں صرف انتخابی عذرداریاں نمٹائیں۔ وہ مدت بھی مقرر ہونی چاہیئے جس کے دوران انتخابی عذرداریوں کے فیصلوں کے خلاف اپیل کا فیصلہ کیا جانا ہو۔

عدلیہ کے علاوہ بھی ریٹرننگ افسران کی تعیناتی

حالیہ انتخابات میں ریٹرننگ افسران کا ضلعی عدلیہ سے تقرر کیا گیا تھا جیسا کہ ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان کی اعلان کردہ جوڈیشل پالیسی کے تحت ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں اور ایڈیشنل سیشن ججوں کی بطور ریٹرننگ افسران تعیناتی پر پابندی عائد کر دی گئی تھی لیکن الیکشن کمیشن آف پاکستان کی درخواست پر 2013 کے عام انتخابات کو اس پالیسی سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا تھا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو آئندہ عام انتخابات سے قبل ایک تسلی بخش متبادل انتظام کر لینا چاہیئے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان اپنے ہی عملے میں سے ریٹرننگ اور ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران کا تقرر کرنے پر غور کر سکتا ہے۔ مقرر کردہ ریٹرننگ افسران اور ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کے زیرِ انتظام پیشہ ورانہ تربیت سے گزرنا چاہیئے۔

نگران حکومتوں کی تقرری کے نظام پر نظر ثانی ہونی چاہیئے

نگران حکومتوں کے حالیہ تقرر کے دوران ہونے والے تجربات کی روشنی میں 20ویں آئینی ترمیم کے تحت نگران حکومتوں کے تقرر کے طریق کار پر نظر ثانی ہونی چاہیئے۔ نگران حکومتوں کے حالیہ تقرر کے دوران تین اہم کمزور پہلوؤں کی نشاندہی ہوئی:

i) ایک سیاسی جماعت جو کسی حکومت کی اتحادی رہی ہو، وہ انتخابات سے فوری قبل حکومت سے علیحدہ ہو جائے اور قائدِ حزبِ اختلاف کی پوزیشن لے کر نگران حکومت کی تقرری میں حصہ دار بن جائے اور اصل حزبِ اختلاف اس مشاورتی عمل سے باہر رہ جائے۔

ii) زیادہ تر معاملات میں نگران حکومتیں اپنے آپ کو غیر جانبدار اور موثر ثابت نہ کر سکیں۔ موجودہ نظام کے تحت نگران وزیرِ اعظم یا وزیرِ اعلیٰ دو بڑی سیاسی جماعتوں کا نامزد کردہ شخص ہوتا ہے۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ اس طرح سے نامزد کردہ وزیرِ اعظم یا وزیرِ اعلیٰ غیر جانبدار نہیں رہ سکتا اور اس کی ہمدردیاں اسے نامزد کرنے والی سیاسی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔

iii) نگران حکومتیں حکومتی نظام سے ناواقف ہوتی ہیں اور اس سے آشنائی کے لئے انہیں وقت درکار ہوتا ہے۔ چونکہ ان کی مدت کا دورانیہ تین یا چار ماہ ہوتا ہے، جس کا بڑا حصہ سیکھنے کے عمل میں گزر جاتا ہے۔

سمندر پار پاکستانیوں کے ووٹ کا نظام

2013 کے عام انتخابات کے لئے سمندر پار پاکستانیوں کے لئے ووٹ ڈالنے کا نظام وضع کرنے کی سپریم کورٹ کی واضح ہدایت کے باوجود الیکشن کمیشن آف پاکستان سمندر پار پاکستانیوں کے لئے ووٹ ڈالنے کا اہتمام نہیں کر سکا جس کی ایک وجہ وقت کی قلت اور دوسری وجہ کوئی مناسب نظام نہ ہونا تھی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو چاہیئے کہ اس ضمن میں جاری ہونے والے آرڈیننس کی روشنی میں ایسا نظام وضع کرے اور اسے جانچنے کے لئے اسے ضمنی انتخابات میں استعمال کیا جائے تاکہ سمندر پار پاکستانی آئندہ عام انتخابات میں ووٹ ڈال سکیں۔ ڈاک کے ذریعے ووٹ بھی ایک متبادل حل ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ اس کا غلط استعمال نہ ہو۔

امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی پڑتال کے مدت میں اضافہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 2013 کے عام انتخابات سے کچھ ہی عرصہ قبل امیدواروں کے کاغذات نامزدگی پر نظر ثانی کی تھی۔ نظر ثانی شدہ فارموں میں امیدواروں سے ان کے مالی معاملات، سفر، ٹیکس وغیرہ کے

حوالے سے گزشتہ فارم کے مقابلے میں کہیں زیادہ تفصیلی معلومات درکار تھیں۔ یہ تفصیلی معلومات لینے کا پس منظر یہ تھا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کے تناظر میں کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے لئے موجودہ عرصہ سات یوم کو بڑھا کر تیس یوم کرنے کے لئے عوامی نمائندگی کے قانون میں ترمیم کی تجویز دی تھی۔ بدقسمتی سے گزشتہ قومی اسمبلی یہ ترمیم منظور نہ کر سکی۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ جانچ کا یہ عرصہ عوامی نمائندگی کے قانون کی دفعہ 11 میں ترمیم کے ذریعے (اگر 3 یا 4 ہفتے نہیں کیا جاسکتا تو) کم از کم دو ہفتے کر دیا جائے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو چاہئے کہ اس ترمیم کو منظور کرانے کے لئے قومی اسمبلی اور سینیٹ سے مستقل رابطے میں رہے۔

آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 پر عملدرآمد میں بہتری

آئین کا آرٹیکل 62 پارلیمان کے رکن کی اہلیت اور آرٹیکل 63 اس کی نا اہلیت کے بارے میں ہے۔ ان آرٹیکلز میں کچھ تصریحات مبہم ہیں اور ان کا نفاذ ایک چیلنج ہے جیسا کہ 2013 کے عام انتخابات سے قبل ہوا۔ مثال کے طور پر آرٹیکل (d)(1)63 کہتا ہے کہ ایسا شخص رکن پارلیمان نہیں ہو سکتا جس کا کردار اچھا نہ ہو اور وہ عام طور پر ایسی شہرت نہ رکھتا ہو کہ وہ اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ آرٹیکل (e)(1)62 کا تقاضا ہے کہ رکن وہ شخص ہو سکتا ہے ''جسے اسلامی تعلیمات کا مناسب علم ہو اور وہ اسلام کے بتائے ہوئے فرائض پورے کرتا ہو اور بڑے گناہوں سے بچتا ہو''۔ ارکان کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے دوران ریٹرننگ افسران کو واضح تصور نہیں تھا کہ وہ ان آئینی تقاضوں کو کیسے جانچیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے بھی سپریم کورٹ سے ان آرٹیکلز کی تشریح طلب نہ کی اور نہ انہوں نے ان پر عملدرآمد کے حوالے سے ریٹرننگ افسران کو کوئی گائیڈ لائن فراہم کی۔ اس کے نتیجے میں ریٹرننگ افسران نے متعدد امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے اور بالآخر اعلیٰ عدلیہ نے ان امیدواروں کو انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ تجویز کیا جاتا ہے الیکشن کمیشن آف پاکستان آئندہ انتخابات سے قبل اس مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کرے۔ سپریم کورٹ اور پارلیمان کو بھی چاہئے یہ وہ اس قسم کے ابہام کو دور کرنے اور ان آئینی تقاضوں کو قابل عمل بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں جس میں ان کی تشریح اور ترمیم (اگر درکار ہو) شامل ہیں۔

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org